جامعہ اشرفیہ میں منعقدہ اجلاس کی کاروائی

جامعہ اشرفیہ لاہور میں 10 ستمبر کو منعقدہ اجلاس میں سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کا جائزہ لیا گیا اور اس امر پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ فیصلے میں دستور کے ناقابل ترمیم حصوں کا ذکر کرتے ہوئے اسلامی دفعات اور قرارداد مقاصد کا معاملہ گول کر دیا گیا ہے۔ اس پر سپریم کورٹ سے نظر ثانی کے لیے رجوع کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور طے پایا کہ جسٹس (ر) میاں نذیر اختر، جسٹس (ر) میاں سعید الرحمٰن فرخ اور پروفیسر ڈاکٹر محمد امین پر مشتمل کمیٹی دیگر حضرات سے مشاورت کے بعد عملی طریق کار طے کرے گی۔ جبکہ عید الاضحیٰ کے بعد اجلاس میں اس کے بارے میں حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔

اجلاس میں ممتاز قادری کیس کے سلسلہ میں رائے عامہ کو منظم کرنے کے لیے علامہ احمد علی قصوری کی سربراہی میں قائم کمیٹی کو دوبارہ متحرک کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور مولانا قصوری نے بتایا کہ وہ جلد از جلد کمیٹی کا اجلاس بلا کر عملی پروگرام کی ترتیب طے کریں گے۔

اجلاس میں ''تحریک انسداد سود'' کی کارکردگی کا بھی جائزہ لیا گیا اور رابطہ کمیٹی کے کنوینر مولانا زاہد الراشدی نے بتایا کہ وہ عید الاضحیٰ کے بعد رابطہ کمیٹی کا اجلاس طلب کریں گے جس میں مہم کو آگے بڑھانے کا لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

اجلاس میں متحدہ علماء بورڈ کا مختلف مذہبی مکاتب فکر کے لیے تجویز کردہ ضابطہ اخلاق زیر بحث آیا اور طے پایا کہ اس سلسلہ میں پیش کی جانے والی تجاویز کا جائزہ لے کر آئندہ اجلاس میں حتمی رپورٹ پیش کی جائے گی۔ جبکہ ان کا جائزہ لینے کے لیے مولانا مفتی محمد خان قادری، پروفیسر ڈاکٹر محمد امین اور علامہ خلیل الرحمٰن قادری پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی۔

اجلاس میں مولانا زاہد الراشدی کی اس تجویز سے اتفاق کیا گیا کہ جاوید احمد غامدی صاحب کے متنازعہ افکار کے حوالہ سے کسی مشترکہ موقف کے اعلان سے پہلے ان کے بارے میں اعتراضات واشکالات مرتب کر کے انہیں بھجوائے جائیں اور ان کی طرف سے جواب موصول ہونے یا انکار کر دینے کے بعد کوئی مشترکہ رائے قائم کر کے اس کا اعلان کیا جائے۔

یمن کے قضیہ کے بارے میں غور و خوض کے بعد طے پایا کہ مولانا مفتی محمد خان قادری اور ڈاکٹر محمد امین یمن، سعودی عرب اور ایران کے سفارت خانوں سے رابطہ کر کے انہیں یمن کے تنازعہ کے بارے میں ملی مجلس شرعی کے جذبات سے آگاہ کریں گے اور ضرورت پڑنے پر باقاعدہ وفد کی صورت میں ان سفارت خانوں سے ملاقات و رابطہ کا اہتمام کریں گے۔ اس سلسلہ میں مولانا زاہد الراشدی کی اس رائے سے اجلاس میں اتفاق کیا گیا کہ صرف یمن کی بجائے مشرق وسطیٰ کی مجموعی صورت حال اور بڑھتی ہوئی سنی شیعہ کشیدگی کے اسباب و عوامل کا جائزہ لینے کے بعد اس کے بارے میں مشترکہ موقف پیش کیا جائے اور اس مقصد کے لیے سنجیدہ سنی اور شیعہ راہ نماؤں کے درمیان مشاورت اور تبادلۂ خیالات کا بھی اہتمام کیا جائے تاکہ کوئی متوازن موقف طے کیا جا سکے۔

اجلاس میں جسٹس (ر) میاں سعید الرحمٰن فرخ نے ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے قانون کے حوالہ سے نفاذِ قانون